

M. H. Khan Artist — Dosman Lucknow

قیمت فی پرچہ — مشان المطابع پریس لکھنؤ میں باہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و اڈیٹر چھپکر شائع ہوا

باؤ ہیر آئیل اصغر علی محمد علی تاجر عطر لکھنؤ بالوں کی حفاظت اور دماغ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی فقط سالانہ قیمت لیجائے گی۔ یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ پڑتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے۔ نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کو آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحانا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو چھ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور کتاب یا اخبار کے پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر بہی جیب پر قیمت کا بار نہیں [illegible] تو نہیں لازم ہے کہ [illegible] سالانہ خریداروں سے ثبوت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام [illegible] نہیں تو قدمی کو شش [illegible] فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا تیمی کا واسطہ دلانا خلاف تمیت ہے۔

(۶) بہتر ہو کہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ خورد ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی گے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] منیجر خود نہیں بیچ سکتا اور پرچہ کو کم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے [illegible] جواب نہ ملا تو [illegible] اور بذریعہ [illegible] نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فورا اطلاع عرضیہ جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُن سے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شائع نہ ہونگے اور انکی واپسی کے بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی [illegible] قوم کی [illegible] نہ ہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے ورنہ [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۲۹

مضامین غبیر

۱۱ر اگست ۱۹۲۶ء

رشحات خامہ حضرت ظریف لکھنوی

(مصرعہ طرح)

محفل نو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ

(بہ تحریک آنریبل راجہ محمد نواب علی خاں صاحب وزیر داخلہ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب بہادر [illegible] وزیر امریک سنگھ صاحب پرائیویٹ سکریٹری برائے مشاعرہ ۲۰ اگست ۱۹۲۶ء بمقام ہوٹل [illegible] منصوری)

ظلم کا لکا لگا کر بے زبانوں کو نہ چھیڑ — بلبلیں بیتاب ہیں صیاد آشیانوں کو نہ چھیڑ
باغ اگر اجڑا تو پھر [illegible] اڑتی ہیں جگہ — ہم صفیر اچھا نہیں ہے باغبانوں کو نہ چھیڑ
انکے عاشق کر نہ دیں ہڑتال [illegible] ہے — حسن کے چلتے چلاتے کارخانوں کو نہ چھیڑ
[illegible] ایک مدت تو نے [illegible] — وہ سدا رہتے ہیں [illegible] سیانوں کو نہ چھیڑ
دیکھتے ہیں دوست اور دشمن کو جو ایک آنکھ — دیکھ اے معاہدہ ظالم ایسے کانوں کو نہ چھیڑ
مادہ [illegible] لڑ [illegible] کے ہے خلاف — گالیاں دینے لگیں گی ان زنانوں کو نہ چھیڑ
خاں بہادر ہو نہیں [illegible] شیخ [illegible] بول — دل لگی ہے [illegible] خان بہادروں کو نہ چھیڑ
انکی گنتی ہے [illegible] شمار — پاس ہوں جو بڈل ایسے نوجوانوں کو نہ چھیڑ
[illegible] آثار قدیمہ کی حفاظت چاہیے — اس نئی تہذیب کے چلتے پرانوں کو نہ چھیڑ
انکی حیثیت سے بڑھکر [illegible] — ڈال کر چھپر [illegible] مکانوں کو نہ چھیڑ
[illegible] ڈالینگے [illegible] ریل کر — کہہ رہا خوف [illegible] کو نہ چھیڑ
[illegible] — اے عزیز رہنے والے آسمانوں کو نہ چھیڑ
[illegible] قوم [illegible] — جب ہے گلشن [illegible] کو نہ چھیڑ
[illegible] بلبل کے قصے [illegible] — محفل نو میں پرانی داستانوں کو نہ چھیڑ

لکھنؤ سے ہو چکی منصوری تک [illegible] ظریف
ہم سے لازم تھی ہمارے [illegible] کو نہ چھیڑ

رباعیات

از متین [illegible]

ہے غیب [illegible] میں تنویر حیات — [illegible] ہے اکسیر حیات
ایک ایک نفس ہے [illegible] — ہر قطرۂ [illegible] ہے تصویر حیات

آئین شریعت کے اٹل ہیں احکام — یہ [illegible] ہے کا مفتیوں پر الزام
وہ چیز جو تھی ایک زمانہ میں حلال — کیوں ہوگئی دوسرے زمانہ میں حرام

ہے وعظ کی دھوم چند نادانوں میں — قرأت کے خلاف شور و غل کانوں میں
پڑھ لکھ کے ہوئے ہیں [illegible] — رندوں کا شمار عام انسانوں میں

ہے برق بلا عالم نسواں کا یہ جوش — شوہر ہیں گرے ترقی سے خموش
بے پردگیوں سے کچھ ہیں آزردہ خیال — کچھ پردہ میں بیٹھکر ہیں گوشہ فروش

ورزش بھی ہے اور [illegible] بھی ہے — دلچسپیوں میں خانساماں بھی ہے
[illegible] کی فضا میں شعر خوانی کے لیے — [illegible] پاک داماں بھی ہے

شوخی کے مزے ہوں جلوہ گاہوں میں نہ ہو — بیباک نظر جو شاہراہوں میں رہوں
ہے زیر نقاب یہ تقاضائے حسن — ہیں دیکھنے والوں کی نگاہوں میں رہوں

عبرت کدہ ہے نور سحر شام شفق — حالات میں انقلاب گیتی کا سبق
تیزی ہے عجب ہوائے مستقبل میں — اڑ جائے نہ افسانۂ ماضی کا ورق

تہذیب و تمدن کو مٹاتا ہے عشق — فیشن کے تھیٹر میں نچاتا ہے عشق
ہیں خانہ خراب سینما کے جلوے — قوموں کو عجب ظلم دکھاتا ہے عشق

رنڈی کا اقارہ کام کر جاتا ہے — بگڑا ہے جو اس راہ میں مرجاتا ہے
کوٹھے کے ادھر ادھر [illegible] ہے روح — شیرازہ عناصر کا بکھر جاتا ہے
ہوٹل میں آؤ چائے خانہ میں نہ جاؤ — [illegible] کو پڑھ کے [illegible]
[illegible] ہو اور تہذیب قدیم — فطرت کا یہ منشا ہے کہ [illegible]
لوٹے ہیں یہ جو کوئی دین کی بات — بے وجہ معاش سجدوں کی خیرات
کیا یا [illegible] سے بدتر ہیں وہ لوگ — موقوف ہے جن پر بنی آدم کی نجات
وہ لطف کہاں عالم روحانی میں — پنہاں ہے جو وسوسات شیطانی میں
لیڈر ہے لقب صوفی [illegible] — کچھ بھیڑیے ہیں لباس انسانی میں

مرزا عظیم بیگ چغتائی بی اے
بنام
بوانصیبن

بخدمت محترمہ بوانصیبن۔

آپ کا خط ۲۱ جولائی کے پنچ میں پڑھا کیونکہ خط کا جواب دینا ایک اخلاقی فرض ہے لہذا جواب دیتا ہوں مگر بحث سے الگ رہنا چاہتا ہوں لہذا آئندہ کے لیے جواب سے معافی چاہتا ہوں آپ گھبرائیں نہیں میرا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ خدانخواستہ ہماری عورتیں بال کٹانے لگیں یا [illegible] مستند [illegible] یہی ہے کہ جو کچھ بھی کسی بات کے بارے میں برا بھلا کہیں تو خدا کے واسطے مذہب کی آڑ نہ ڈھونڈیں۔ خیر شکر ہے کہ آپ نے اتنا تسلیم تو کیا کہ بال کتر کے لام بنایا جاتا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ یہ حدیث صحیح مسلم میں نہیں ملتی لہذا عرض ہے کہ براہ کرم صحیح مسلم مترجمہ و شرح مولانا مولوی وحید الزماں خاں ملاحظہ کیجیے صفحہ خود تحقیق کر کے کوشش کیجیے کیونکہ جس طرح آپ کو گھر کے کام سے فرصت نہیں ہے اسی طرح مجھ کو بھی اسوقت اپنی مصروفیتوں سے اتنی مہلت نہیں ہے لیکن آپ نے دوسری حدیث پر غور نہیں کیا جس کی رو سے آپ اگر چاہیں تو نئے فیشن کی تصدیق فرما سکتی ہیں اور امید ہے کہ اس حدیث کو دیکھ کر بھائی نصیب الدین صاحب بھی کچھ اعتراض نہ کریں گے۔ اس پردہ اور بے پردہ کی بحث کا آخر آپ خاتمہ بھی کیوں نہیں کر دیتیں یہ بہت آسان ہے۔ وہ یہ کہ آپ یہ کہنا چھوڑ دیں کہ موجودہ پردہ کی رسم کی سختیوں سے اور مذہب سے کوئی تعلق ہے اور موجودہ پردہ میں خرابی کی ذرہ گنجائش ہے۔ بس چلیے قصہ ختم ہوا لیکن اگر آپ اس پردہ کو قرآن اور حدیث سے ثابت کرنا چاہتی ہیں تو [illegible] ہے کہ لکھنؤ میں [illegible] کے لیے [illegible] موجود ہی ہے اور [illegible]

لکھنؤ میں ابھی [illegible] بیٹھئے مثلاً سیاہی کے انتظام میں ابھی وقت نہ ہوگی اور آپ اس بارہ میں مضمون نویسی کے لیے تیار ہو جائیں۔ آپ نے جو میری کتاب کے بارہ میں فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے اسکے بارہ میں آپ کا خیال ایک حد تک غلط ہو خیر جو کچھ بھی ہوگا سامنے آجائے گا۔ آپنے آخر میں جو یہ لکھا ہے کہ زمانہ خراب ہے اور شریف عورتیں ہم سے اس نامراد پردہ سے گلو خلاصی نہیں کر سکتیں تو اسکے بارہ میں عرض ہے کہ پہلے آپ اصول کو تسلیم کر لیں تو ہم آپ کی رہنمائی کرنے کو تیار ہیں بلکہ ساتھ دینگے اور کوشش کر کے ان باتوں کا فیصلہ کر دینگے۔ آپ نے جو یہ فرمایا کہ پہلے مردوں کی حالت درست ہو لے تب عورتوں کی حالت درست ہوگی تو یہ تو آپ نے الٹا ہی مضمون کر دیا کیونکہ دنیا کی کسی قوم کی حالت اسوقت تک درست نہیں ہو سکتی جبتک کہ عورتوں اور مردوں دونوں کی حالت درست نہ ہو جائے۔ ان دونوں میں سے کس کی حالت پہلے درست ہونا چاہیے اسکا یہ جواب ہے کہ یہ قانون قدرت ہے کہ اگر کسی قوم کی حالت سدھری ہے تو پہلے اس قوم کی عورتوں کی حالت سدھری ہے اور اسکے ثبوت میں تاریخ اقوام کے صفحے کے صفحے موجود ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے صرف بیحیا عورتوں کے لیے قرآن پاک میں یہ سزا تجویز فرمائی ہے کہ اگر وہ بیحیائی کریں تو انکو گھروں میں بند کر دو اور مت نکلنے دو۔ بھلا یہ کون سے انصاف کی بات ہے کہ بے قصور ہم آپ ایسی باحیا اور عفت مآب خاتونوں کو بند رہنے دیں۔ رسول اللہ نے خود فرمایا ہے کہ اے عورتوں اسلام تمہارے حقوق نہیں چھینتا تم شوق سے اپنی ضروریات کے لیے باہر نکلو۔ آپ نے جو اسی حدیث کا حوالہ دیا ہے کہ جسمیں رسول اللہ نے ایک مخنث کو گھر سے نکال دیا تھا اور آپ کہتی ہیں کہ اس سے عورتوں کو پردہ کا حکم دیا تھا تو اسکے بارہ میں باادب عرض ہے کہ آپ نے یا تو پوری حدیث نہیں دیکھی اور اگر دیکھی ہے تو صرف صحیح مسلم ہی میں دیکھی ہے اور اور کتابوں سے اس بارہ میں تحقیقات نہیں کی ورنہ آپ خوش ہو جاتیں کہ اس حدیث کی رو سے نہ صرف آپ پر ہی بلکہ منشی نصیب الدین صاحب پر بھی پردہ کا حکم عام مخنثوں سے واجب ہو جاتا کیونکہ آپ نے اسکو بھی [illegible]

نہیں ہوتا تھا بلکہ مدینہ سے باہر نکالا جاتا تھا جبتک
آپ یہ تسلیم کرینگی کہ ہندوستانی پردہ شرع شریف
کے خلاف ہے تو اسوقت تک ہم اپنی جدوجہد بھی جاری
کیوں نہیں آپ تسلیم کرتیں کہ یہ ایک ضروری امر
ہے اور اسکا مذہب سے تعلق نہیں تاکہ ہم جواب
ہو جائیں۔ بس اس بحث کو آپ یہیں ختم کر دیں
اور ہم شکست تسلیم کر لیں۔ لیکن اگر آپ ان شرائط
کو قبول نہیں کرتیں تو ہم مجبور ہیں۔ آپ نے جو یہ
تحریر فرمایا ہے کہ آپ کے مضمون کو میں نے اڈیٹر
صاحب کا مضمون خیال کیا تو اسکے بارہ میں میں
آپ سے و نیز اڈیٹر صاحب سے دست بستہ معافی
مانگنے کے لیے تیار ہوں اور اپنی غلطی کو تسلیم کرتا
ہوں۔ امید ہے کہ آپ بارہ دری کے قضیے سے
نصیحت حاصل کریں گی اور بمبئی کے گورنر کی طرح
ضد نہ اختیار کریں گی اور اس قضیہ کو اسی طرح
ختم کریں گی۔ اگر کسی حدیث یا حوالہ کے بارہ میں بھی
آپ کو شک ہو تو آپ خود علیگڈھ تشریف لا کر
دیکھ سکتی ہیں یا کسی اور شخص کو بھیج دیجیے اور کرایہ
آمد و رفت میرے ذمہ جو اڈیٹر صاحب کے پاس جمع
کر دیا جائیگا۔ یہی بہترین صورت ہے آپکی بدگمانی
دور کرنے کی ہے یا یہ کہ آپ مجھکو جھوٹا خیال
کریں تو کم از کم اس شرط کی تو تسلیم کر ہی لیں اور اگر
میں غلط تحریر کروں تو اسکی پاداش جھگتوں یا یوں
بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کرایہ اڈیٹر صاحب کے پاس
جمع کرا دیں تو میں خود ہی بشرط فرصت کسی خاص
دن کتاب لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوں۔
صاحب۔ مجھکو بار بار اس کا افسوس ہوتا ہے کہ آپکے
مضمون کو اڈیٹر صاحب کا کیوں سمجھا۔ امید کہ آپ
اور وہ دونوں معاف فرمائینگے۔ بہتر ہوتا کہ آپ
بھی دنیا جیسی چال چلتیں ورنہ ڈر ہے کہ آپکے
حوالہ کی رو سے کہیں لوگ آپ سے بھی پردہ کرنے
لگ جائیں۔ کیونکہ خط آپ کا ختم نہیں ہوا لہذا
باقی آئندہ۔ فقط

عظیم بیگ چغتائی

ملتفیہ مولانا پنچ۔ مذکورہ بالا خط مفصل ہے۔

تھا یا آئندہ وہ ثابت میں جو صحیحین وغیرہ میں ہے خود
کی ابتدا میں چغتائی صاحب آئندہ جواب سے گریز
کرتے ہیں اور آخر خط میں "باقی آئندہ" کی دھمکی
دیتے ہیں پھر یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ کہیں پھر بری
ترکستان کی ہسٹری طریقہ نہ پڑے گی اور دریائے
گومتی کا پانی (دوات کے لیے) جمع کرنا پڑے گا
بات کوئی دشوار نہیں ہے۔ ال بھی شہر میں ہے
اور گومتی ندی بھی قریب ہے مگر وہاں تا آخر میں ثبت
کا فیصلہ نواب مشتاق آرا بیگم کے سوا اور کوئی نہیں
کر سکتا۔ جس دوسری حدیث کے متعلق جواب ملنے کا
چغتائی صاحب نے حوالہ دیا ہے وہ حضرت رسولؐ
کے بالوں کی وضع ظاہر کرتی ہے اور بظاہر وہ بھی اُوا
صحیحین کی تائید میں ہے یا یہ تحقیق کہ رسول محمد نے
کون سی مسنون (زنانی وضع) اختیار کرنے کی نصیحت
فرمائی ہے اور عورتوں کو "زی رجال" اور دانی تراش
خراش) سے باز رکھا ہے۔ پس اگر حضرت نے ایک
وقت مانگ نہ نکالی اور پھر نکالی تو اس سے عورتوں
کی موتراشی کی سنت کہاں ثابت ہوتی ہے۔ مرد ہونے
کے اعتبار سے حضرت کے خصوصیات کی پیروی عورتوں
پر کیونکر لازم ہوگی۔ وہ بیچاریاں مونچھیں کہاں سے
لائیں گی جو شارب ترشوائیں گی۔ عورتوں نے کب
سر منڈایا؟ عورتوں نے کب نائی سے بغل کے بال
منڈوائے؟ تمام مردانہ افعال میں رسول کی پیروی عورتوں
پر بھی مردوں کی طرح واجب مباح یا جائز ہوتی تو
پھر وہ بھی کم از کم چار شرعی شوہر کر سکتیں۔ بجت

ہے کہ بیاہی عورتوں کا اپنے بال ترشوانا اور کٹوانا
پھرانا کہاں تک جائز و مستحسن ہے اور یہ بھی کہ یہ
انگریزی وائسرائے کی زینت "دل لبھانے والی" ہے یا
نہیں؟ زینت آرائی میں سنگار کا حق اچھی طرح ادا
ہوتا ہے یا زینت پیرائی میں؟ اسکے ساتھ ہی ہندوستانی
فیشن میں زنگی چال ڈھال کا پیوند لگانے کی ضرورت
بھی قابل غور تامل ہے۔ یہ موضوع بحث نہیں کہ
رسول نے اپنے بالوں کے ساتھ کس زمانے میں کیا
عمل کیا۔ لہذا اگر چغتائی صاحب نے اس حدیث سے
یہ نکتہ اٹھانے کا ارادہ فرمایا ہے کہ بال کٹوانا سنت
رسول ہے عورتوں کو بھی اسکی پیروی کرنی چاہیے
تو مشکل پڑے گی۔ مثل فتنہ مس روبی ماسٹر
میں شرکت کے لیے ابھی سے معذرت کر لینا چاہیے۔
اے حضرت تاریخی واقعات کسی مستند حدیث کا حکم
بدل نہیں سکتے۔ علی ہذا القیاس حدیث معتبر یہ بتاتی
ہے کہ قرآن کی فلاں آیت فلاں آیت کی ناسخ ہے
یا آیات کے الفاظ کا یہ مطلب ہے لیکن کوئی حدیث
اتنی جرات نہیں کر سکتی کہ آیت کا حکم منسوخ کر دے۔
پردہ کے متعلق جتنی آیتیں اور حدیثیں ہیں
اُنکے معانی میں قدر مشترک یہ ہے کہ بدنگاہی کا
سد باب ہو اور عورتیں غیر مردوں کی بدنگاہی کے
گھناؤنے اثر سے یا مرد غیر عورتوں کی تیر نظر سے
بچیں۔ دیکھا کہ اگر ایک مرتبہ آنکھیں چار ہو جائیں
تو دوبارہ آنکھ ہونے کا ارادہ نہ کریں۔ تو زینت کی
گھوم گھمارے شست اور مستقیل رگوں میں آنکھیں کو
دھونے پائے۔ بطریق جائز برق جوانی کے ملس
عمل سے مردانی چراغ روشن ہو کے دن دہاڑے
اندھیرا نہ ہو جائے۔ میل بیل خلاف جب ہوگا تو دیکھنا
کبھی پورا نہ ہوگا۔ چغتائی صاحب پردے کے اعمال دیکھیے

اعلان فواحش مقصود نہیں کیونکہ قرآن کہتا ہے کہ بجز مقام شہادت کے کسی عیب کی پردہ دری پسند نہیں۔ قرآن کہتا ہے کسی مومن کی جاسوسی نہ کرو بری باتوں کا کھوج نہ لگاؤ۔ قرآن کہتا ہے غیبت نہ کرو۔ قرآن کہتا ہے بدگمانی سے دامن بچاؤ۔ قرآن کہتا ہے کہ کسی پر زنا کا دعوی کرو تو چار شہادتیں گواہ ایسے ساتھ لاؤ جنہوں نے سرمہ دانی اور سلائی کے اتصال کی طرح مرد اور عورت کو متصل دیکھا ہو (خالی برہنگی دلیل زنا نہیں) ورنہ خود پیٹھ کھلواؤ اور کوڑے کھاؤ (حد قذف) ان سب میں ستر عیب اور فسق کے مخفی رہنے کی مصلحت کارفرما ہے۔ بڑی بات جب تک چھپی ڈھکی رہتی ہے اسکا اثر صرف بروں کی جان پر پڑتا ہے دوسروں کو ضرر نہیں پہونچاتا۔ خدا سے کوئی پردہ نہیں ہو سکتا ستاری عیب اسنے اپنے ذمہ لی ہے غفور ہے رحیم ہے۔ اگر اپنے علم کی بنا پر سزا دینا شروع کر دے تو انسان کی نسل ہی بھول جائے۔ ایک فاحشہ عورت نے نبی سے نبی کے ذریعہ سے پوچھا کہ میں بخشی جاؤں گی یا نہیں جواب ملا کہ ہاں۔ وہ متعجب ہو کے کہنے لگی کہ اتنا بڑا گناہ کیونکر بغیر سزا کے چھوٹ سکتا ہے وہ بندی تو ہر شب اندھیرے سے اندھیرے میں آنکھ مچولی کھیلا کرتی ہے ہاں اتنی احتیاط کرتی ہے کہ آواز کسی کو نہیں سناتی جو کوئی آنکھ کا اندھا کانوں کو سچا

پارس

ہر ہفتہ سب اردو کے بہترین ادبی مضامین پیش کرتا ہے اور بہت سے دلچسپ مضامین کی بدولت ہندوستانی صحافت میں خاص امتیاز رکھتا ہے

پارس ایک ایسی شاہراہ ہے جو ترقی اور مسرت کی طرف لیجاتی ہے۔

مشاہیر ملک حضرات اپنے شاہکاروں کی اشاعت بدست قبول فرماتے ہیں اور پارس کو ہندوستان کا بلند پایہ و شاہکار تسلیم کرتے ہیں

قیمت سالانہ [illegible] نمونہ مفت

پتہ سالانہ [illegible]

منیجر پارس ۱۶۲ لاہور

وقت بے وقت پہچان کے رہا کرے۔ پی صاحب خوش قسمتی کے جوش میں اپنے گناہ کا اقرار ایک نبی کے سامنے کر بیٹھیں ستر عیب اور علم غیب دونوں سے ساتھ چھوڑا اور وحی نازل ہوئی کہ اب بخشش سے ہاتھ دھو رکھو۔ تم ایک انسان حاکم (نبی) کی عدالت میں اقراری مجرم ہو۔ پس گناہوں کا انسانی نگاہ سے پوشیدہ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ اگر کوئی روزہ خور بازار میں بیٹھ کے اپنی روزہ خوری کا اعلان نہ کرے تو دیکھنے والے اسے روزہ دار ہی خیال کرینگے۔ ماہ مبارک رمضان کی ساکھ قائم رہیگی دوسروں کا دل روزہ توڑنے کی حرص میں مبتلا نہ ہوگا بھوکوں پیاسوں کا روزہ نہ کھلنا ہوگا۔

چغتائی صاحب! انسان کا گناہ اللہ میاں کو نقصان نہیں پہونچاتا انسان کی نیکی اسے فائدہ نہیں پہونچاتی یہ خدائی [illegible] کہ اسکی رحمت نوع انسان کو باوجود عنصری مواد کے مرجع ہونے کے نفع پہونچانا چاہتی اور گناہگار زندگی درست کرنا [illegible] پر دال ہے۔ عیب چھپانا [illegible] کی حد میں داخل نہیں۔ ستاری اور [illegible] کی دو چیزیں ہیں ایک حکمت و اخلاق الٰہی سے تعلق رکھتی ہے دوسری ادب و شائستگی انسانی پر [illegible] ہے۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارا فائدہ کس وسعت میں مضمر ہے۔ جب عرب میں پردہ نہ تھا رسول عربی نے عورت اور مرد کے میل جول پر قرق نہیں اٹھایا تھا اسوقت ننگی اور بے حیائی کا رواج زوروں پر تھا [illegible] کا قصیدہ امرء القیس اور عنیزہ کے چھپانے کی داستان ہے۔ [illegible] جن لوگوں نے شعرائے جاہلیت کی فحاشی [illegible] کتابوں میں دیکھی ہے وہ دونوں کے ان باریک اخلاقی نکتوں اور چھپانے کا لطف اٹھاتے ہیں۔ ہم شکرگزار ہونگے اگر چغتائی صاحب مروج طریق کے علاوہ کوئی ایسی راہ مردوں اور عورتوں کے واسطے نکال دیں جس سے [illegible] (ستر پوشی) اور زینت کا غیروں پر نہ کھلنا [illegible] سب مطالب اور حکم بھی پورے ہو جائیں۔ ستر عیب بھی ہو اور اعلان فسق کا سد باب بھی ہو فساد زینت کو

ہاتھ پاؤں پھیلانے کی گنجائش بھی نہ ملے ستر عیب بھی قائم رہے اور اسلامی قانون میراث و نکاح وغیرہ میں تغیر بھی نہ کرنا پڑے۔ [illegible] سے غریب [illegible] کی جان بھی بچے دوسرے سے عورتیں کٹ پٹ کرتی غیروں کے ساتھ کھیل کھیلا آنکھ مچولی کھیلتی پھریں۔

ہمیں یہ معلوم ہے کہ عیب جب عام ہو جاتا ہے تو دنیا کی نگاہ میں عیب نہیں رہتا۔ کسی چیز کے دو اجزا میں سے ایک جزو بیکار سمجھا گیا تو پھر دوسرے اجزا کی ضرورت بھی سبک ہو جاتی ہے۔ آج دوپٹہ سر پر ہوگا کل وہ کندھوں پر پہونچ کے ڈھلک جائیگا دوپٹہ ذرا اترنے کی باری آئے گی اسکا گریبان پانی میں ڈھیلے کے دائرے کی طرح بڑھنے لگیگا گردن سے شانہ تک اور شانے سے تھنوں تک پھر تھن سے ناف تک [illegible] ترقی فرمائینگی ٹخنوں سے گھٹنے گھٹنے سے ران۔ ران سے چڑھے اور چڑھ کے [illegible] کے گرتے کے ساتھ کچھ [illegible] کرتی [illegible] کے گرنے کی طرح دیکھتے ہی دیکھتے غائب۔ آپ ہر منزل پر یہی فرمائیگے کیا حرج ہے کیا مضائقہ ہے کیا خرابی ہے کیا برائی ہے۔ مہذب قوموں میں [illegible] چغتائی صاحب آپ اپنے دل میں پشیمان نہیں کہ آپ نے ایڈیٹر سے خطاب کیوں فرمایا۔ بے شک [illegible] اسکی ذمہ داری ہے ایڈیٹر بھی برابر [illegible] ہے۔ [illegible] دوسروں کی [illegible] اپنے [illegible] کے خلاف مضمون شائع کر دیں اور [illegible] کہ مضمون نگار کی رائے سے متفق ہو [illegible] نہیں۔ [illegible] کیوں نہیں کہتے کہ ہم متفق ہیں یا ہم متفق نہیں۔ [illegible] اسکا جواب ہے۔

چغتائی صاحب آپ نے ادھر [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ایڈیٹر اودھ پنچ کا وقت ضائع کیا



آب آمد از پنجاب ا و تیمم برخاست (از یو پی)

صحیح مسلم سے آپ کی نقل کی ہوئی حدیث کو وجود تسلیم کر لیا گیا ہے جو الاکتب کے بارے میں کھینچ تان قیل قال کی ضرورت نہ تھی۔ بحث اگر ضروری اور دلچسپ ہوتی تو ہمارا نب اس طرف منعطف ہوتے۔ دیکھی نہیں جیوڑتی۔ نسوانی اخلاق میں عظیم تغیر ہونے والا ہے۔ وس برس پردے کی عمر رہ گئی ہے۔ بے پردگی روکے رکتی نہیں ہم کرے کہ اتنا خطرہ سمجھا جانا چاہیے کہ آزادی کے مدرسہ کی زہیبی اور نوجوان طالبات آئے آئے جو نیوں کو ہوس کا ربیڑا رکھلا دیں کا گنبذ نہ بنائیں جو فریب وفا کی اسٹیک اعضیں خندق میں گرا کے بازی جیت لے پھر کہاں گئیے اور کہاں رہ فقط۔

رکھ پت رکھا پت

اللہ رکھے یا خدا بخشے منشی آنند بیگم صاحب کو کیا بات ہے جو کہتی ہیں وہی ہوتا ہے مگر جہاں یہ ہے وہاں جھکنا کے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ بمبئی کے لاٹ صاحب کو قدرت کی دستگیری نصیبت نیز حق شناسی ہوا ہے۔ جو کچھ بیگم صاحب نے دو تین ہفتے قبل مشورہ دیا تھا حرف بحرف قبول کر لیا۔ وہ لوگ مصلحت ناشناس ہیں جو بات بن جانے پر جھکتے نہیں تن جاتے ہیں۔ ملاحظہ کیجیے وسیع بہی کیا ہے آلاکو دکھا کر پٹھان صاحب نے لاٹ کھانے کی دھمکی دی۔ لاٹ صاحب نے ہندوستان کی تمام پونجی اپنی بات کی رکھوالی میں صرف کر دینے کا ارادہ ظاہر کیا مگر آخر کیا وہی جو

بیگم صاحب نے فرمایا تھا۔ بار دعلی کی تمتی فوج کا مقصود دہر نقیاب ہو گئی۔ ایک نبی کر نکر پڑھا کر صبح اٹھ کے فلاں سمت جاؤ اور فلاں فلاں عمل کرو انہیں سے ایک ہدایت یہ بھی تھی کہ تیسرے مقام پر جو چیز نظر آئے اسے کھا جاؤ نبی صاحب تیسرے مقام پر پہونچے تو دیکھتے کیا ہیں کہ بڑا سا پہاڑ سامنے ہے حیران ہوے کہ لقمہ سخت ہے



دوسرے کے منہ کو جھلسا"

چلتے چلتے قریب پہونچے تو پہاڑ ایک لقمہ شیریں کی شکل میں بدل گیا۔ یہ پہاڑ غصہ کا پہاڑ تھا ضبط کے شکنجہ میں افسردہ ہو کے چھوٹا ہوا اور صبر کا شہد مل کے میٹھا ہو گیا۔ غنیمت ہے کہ حکومت نے عقل کو غصہ پہ نثار نہیں کیا۔ ورنہ اتنے تھنے میاں اوڈوائر صاحب تو ہو چکے تھے سرلزلی ولسن کو شاید یہ حکایت یاد آ گئی۔

ایک تھے میاں بیوقوف ان سے کسی نے پوچھا کیوں جی تم نے بیوی تمہارا بجا لائی؟ فرمانے لگے "جوں یک سال دیگر گجر دین وا برابر می شوم۔" لفظ دو چل ہوتی تو وہ وارثر کو یہ کتنے کا سر تو مل جاتا۔ چوں نہ سال گزشتہ حالا من و سر لزلی ولسن برابر یم۔"

خدا کا شکر ہے کہ پنڈت نہرو صاحب کا ارادہ قوت سے فعل میں نہ آیا اگر آپ وہاں پہونچ جاتے تو ولبھ بھائی پٹیل کو بمبئی کی حکومت سے وہی خفت اٹھانی پڑتی جو مہاتما گاندھی کو سنیاگرہ کے بارے میں لارڈ ریڈنگ کے سامنے اٹھانی پڑی تھی۔ ہم ان حضرت سے ڈر رہے تھے مگر اب اگر وہ اس میدان کے رستم بننا چاہیں تو ہم انکا دعویٰ رد نہ کرینگے۔

رواقم

بس بہ گجرات پہ کیا فرنگی جلوہ نما ... ...

فساد کساد کی گرم بازاری

یہ خبر کچھ بھی تو نہیں کہ عالم کے فسادات سے دنیا کی ہوا فاسد ہو گئی مگر ہمارے پاس ... ...

شمس العلماء ایک بنفلٹ جسکے مولف ہر ... سرکاری سو علی گوہر صاحب وغیرہ ... سلطان العلما ... کتاب ایں بغرض نقد و تبصرہ آیا ہے۔ آج کل شیعہ کالج کی انتظامی ... سے شیعہ کانفرنس پر اعتراض کی ... کیا ہے کہ کانفرنس ... سے باغی ہے ... ہو ... کی ... پھیلاتی ہے۔ لہذا اب وہ شیعوں کی وکالت عامہ

دعویٰ نہیں کر سکتی اُس سے کہہ دو کہ اے ہماری گن ہنگار بندی جواب ہم سے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں نہ تو ہماری نہ ہم تیرے۔ تو لاکھ کلمہ پڑھے خدا کو مانے رسول کو مانے اماموں کو مانے ہمارے سوا دوسرے عالموں کو مانے نماز پڑھے روزہ رکھے مگر ہم کو نہیں مانتی تو سب عمل تیرے باطل ہیں۔ مولوی علی گوہر صاحب عالم نہیں تو عالم زادے ضرور ہیں اُنھوں نے شیعہ کانفرنس کی حمایت میں خواجہ غلام صاحب کے ایک مضمون کا مدلل جواب جریدۂ سرفراز میں جو کہ کانفرنس کا آرگن ہے چھپوایا۔ لکھنؤ سے ایک "الصراط" نامی ہفتہ وار پرچہ حال ہی میں نمایاں ہوا ہے جس کے بارے میں عام شہرت ہے کہ شیعہ کالج کا حامی ہے اور بعض "ابنائے خود غرض" اس کے کفیل ہیں وہ مولوی علی گوہر صاحب سے بگڑ گیا۔ مغلظات از سر تا پا مضمون صراط کی رد میں چھاپا گیا ہے۔ مولوی صاحب ہیں واقف کار۔ انھوں نے شیعہ کالج کی مشین کے زنگ آلود اسکرو کار رفتہ پرزے لوگوں کے دکھا دیے۔ اور یہ بھی کہ ان مولویوں کے ذاتی اغراض کالج سے وابستہ ہیں جب تک ان کا نبض چھیرے گا یہ کالج کی جان نہ چھوڑیں گے اور جب تک یہ نہ ہٹیں گے کالج کو ترقی نہ ہوگی۔ مولوی صاحب نے مطالبہ کیا ہے کہ تبلیغ کانفرنس نے کونسی بات خلاف شرع کی جس مولوی کی تردید کی ابتدا ہوئی سلسلہ تو ابھی تک علی علم کی طرف سے دوسرے مدعی علم کے حق میں مدتوں سے جاری ہے آپس کی لڑائی نے رنگ سا کو چنانچہ ایک نے دوسرے کو مومن کا فرہنگ خود کیا اور اپنے معتقدوں سے کہلوایا تمام اوقات پر ہاتھ صاف کیے کبھی ہماری حقیقت کیا کبھی عقد قاسم کے بارے میں یوں درست کیا مرے جیسے سرا کی بھٹیاریاں یا منڈی کی کنجڑیں۔ ان حرکتوں نے ان کو گھر گھر کا کیا الزام دو مولوی ہوتے ہیں۔ کیا عالم ایسے ہی ہوتے ہیں؟ آخر میں ایک لمبی چوڑی حدیث نقل کی ہے جو ان علمائے سے اچھا خاصا لگاؤ رکھتی ہے خدا خیر کرے آجکل سچ بولنا دشوار ہے۔ کیونکہ ہر جگہ مسند علم تقاضائے باخبری کی خدائی سے زیادہ مشابہ ہے

داستان امیر حمزہ کے ورق سے باخبر کو بختیارک بن جنگ بن الفتش بن الفتش بن سنگ سفید ہبکایا کرتا تھا ان مولویوں کا بھی ایک بختیارک ہے وہ تھا فرقی یہ ہے حقیقی۔ یار و پہیلی بوجھو وہ کون ہے؟

نجمت الدین

مولانا پنچ کی نوٹ بک

اختلاف اخلاف

بیسے صاحب یوز ینڈ دائل شروع ہوگئی مہر زروئی کانگریس ولی ناقل ہے کہ بمبئی میں ایک مالی کی لڑکی نے بوکھلاہٹ میں حضرت ڈارون کے بیچ نے ہوئے بابا آدم کو جن ڈالا اور جنتے کے ساتھ ہی اُن کا خاتمہ بھی کر دیا۔ ! دنیا کیسی حیران فرہوش ہے۔ جب تو یہ ڈارون جو ترقی یافتہ نسب انسان اول کے وجود کا باعث ہوا اگر وہ بھی ایسا سنگدل ہوتا تو آج ہم نہ ہوتے نہ مان نکالی۔ ہماری رائے ہے کہ اس لڑکی والے کو زندہ رہتے دیتے تو اچھا تھا کیا معنی کہ بہت مدت بیچ کھانے کے بعد یہ اگر چھوٹا سا سیدا ہوتی بڑھتا پھولتا پھیلتا جاتا اور شادی بیاہ ہونے پر وہ بھی ایک ڈارونی با آدم پیدا کرتا۔ پھر اسپر غضب دیکھیے کہ لاش تھانے گئی۔ اور وہاں بھی صف ماتم نہ بچھی۔

الوداعی چٹیں چناں

حکایت ہے کہ عرصہ کا ایک جوڑا کسی وجہ سے جدا ہونے لگا۔ دونوں ایک دوسرے سے دکھی تھے مگر کیا کرتے ضرورت آن پڑی تھی ضرورت سے مجبور بی بی حب وطن سے ناچار۔ جدا ہوتے وقت ایک نے دوسرے کی تعریف کرنی شروع کی۔

بی بی - اے تم جیسو چھوڑ آباد ہو شاد رہو کر میں طاقت رہے۔ زندوں میں ست رہے تمھارے پیٹنے میں گلاب کی سی مہک تھی گرگی سی چمک تھی جوانی کی ترنگی سے خوب اینٹھا تھا غنیں ولیشہ بھاگ میں تھس مجرتا جب نہ نکلتا تھا جھکتے نہ تھے۔

جھکتے نہ تھے۔ پیچ تمھارو جھکتے نہ تھے جھکتے نہ تھے۔ آہ کیا کروں؟

میاں :- پیاری تم ایسے وہ ساعت تھی وہ کون ساوقت جب میں تمھارے گلے کا ہار تھا تو رات کا ایک مہینہ جاتا تھا۔ تمھیں جینچ کے پیار کیا تو شباب کے نفخہ کو بیدار کیا۔ جنگ نہ کرتی تھیں۔ نہ لڑتی تھیں سے تنگ نہ کرتی تھیں جدھر جھکایا اُدھر جھکیں جس بات سے روکا اس سے رکیں۔ تھکتی تھیں نہ تھکتی تھیں نہ دیتی تھیں نہ تھکتی تھیں۔ ضد کرتی تھیں نہ اُلجھتی تھیں۔ دل کا اشارہ سمجھتی تھیں۔ اُف اب میں جاتا ہوں خدا حافظ۔

سر اکرم ہیلی نے پنجاب سے جدا ہوتے وقت پنجاب کے چیف جج سر شادی لال کو طلاق دال کر نہیں تار دیا وہ بات پنچ آہ کیا کروں!

مجھے بہت تعلق ہے کہ آپ سے اور دوسرے پنجابی قاعدہ دوستی سلام اور دوسری کلام کی رسم ادا نہ کر سکا اور صحتی تو مجھے بڑا غصہ تنگ دل کہتا۔ آپ خدا رکھے پنجاب والی کورٹ کی روح رواں ہیں جان جسم واقوں ہیں۔ آپ کے دشمن ہی کذاب ہیں۔ آپ عدالت آپ ہیں نصفت خطاب ہیں۔ نہ مجھے با انصاف دوستوں کی کمی نہیں۔ انجمن صدق وصفا میں پنجابی ہیں مجھے آپ سے محبت ہے۔ آپ کے کینہ دشمن سے نفرت ہے آہ کیا کروں۔

سر شادی لال نے جواب دیا، خدا حافظ:-

یہ شکر و احسان کس زبان سے ادا کروں

اگر ہر مو تن گردد زبانے تو زر تو دا نم ہر یک داستانے میں کرسی پر ہوں یہ سب آپ کی عنایت ہے۔ آپ ہی کی محبت کا کرشمہ ہے۔ دشمنوں کی مت پھیر دی آپ کا احسان فرامُوش نہیں ہے۔ آہ ہوتا آپ میں اور آپ کی حکومت میں ایک کسی حکومت کو میسر ہوا آپ کی اور آپ کے گورنمنٹ کے ارکان کی بدولت نوڈی کا قلعہ سر سے ٹوٹ کر گر اور حسرت نہیں تو میں سمجھنے مولوی کا آپ کی جدائی سے میرا دل دشمن کا جگر شق ہے۔ اسبد تعلق ہے۔ اچھا تو سدھاریے۔ سفر مبارک ہو۔ یاد رکھیے مجھے نہ بھولیے خدا حافظ ناصر بات کیا ہے۔

[illegible]

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے
اساتذۂ فن کے علم سینہ
کو
علم سفینہ بنایا ہے

یعنی

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوریاں کا خشنہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میاں تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا اگو کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں انسے نقل کی گئی ہیں۔ لطف یہ کہ اگر آپ سُر کے سے واقف ہوں اور پڑھنا جانتے ہوں تو کتاب کے رموز سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدا کے کتاب میں لکھ دیئے گئے ہیں اس طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ہو یا ستار یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا طرز بھی آپ کو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقۃ مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا طرز اس میں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ حصہ اول کی ... فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمہ خریدار۔ المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ